احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 15 فروری 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 15 فروری 2013ء 4 ربیع الثانی 1434 ہجری 15 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 38

سفر میں نماز

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اور جب تم زمین میں (جہاد کرتے ہوئے) سفر پر نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر کر لیا کرو، اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تمہیں آزمائش میں ڈالیں گے۔ یقیناً کافر تمہارے کھلے کھلے دشمن ہیں۔ (النساء:102)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ مغرب اور عشاء کے درمیان بھی نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

کانوا قلیلا من اللیل .... یہ لوگ عبادت میں مشغول رہنے کے سبب راتوں کو بہت کم سوتے ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب قیام النبیؐ)

اصحاب الصفہ جنہیں حضرت امام بخاری نے قراء بھی کہا ہے ان کے متعلق کہا ہے کہ یہ دن کو جنگل سے ایندھن لاتے اور (فرض نماز کے علاوہ) رات کو نوافل ادا کرتے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

صحابہ کرامؓ نہ صرف خود نفل نمازیں ذوق وشوق سے ادا فرماتے بلکہ غیروں بالخصوص اپنے اہل وعیال کو بھی بیدار کر کے نماز میں شریک کیا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت نبی کریم ﷺ رات کو گھر سے نکلے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ پست آواز کے ساتھ قراءت کر رہے ہیں۔ آگے بڑھے تو حضرت عمرؓ کو نہایت بلند آواز سے نماز میں قراءت کرتے دیکھا۔ جب یہ دونوں بزرگ صحابہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ! نماز میں تمہاری آواز دھیمی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ۔ میں جس سے (خدا سے) سرگوشی کر رہا تھا۔ اس کے کان میں میری آواز پہنچ گئی۔ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ تمہاری آواز نماز میں بہت بلند تھی تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگاتا اور شیطان کو دھتکارتا ہوں۔ (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب رفع الصوت فی القرأۃ)

حضرت عمرؓ نہایت خشوع وخضوع سے نماز تہجد ادا کرتے۔ صبح ہونے کے قریب ہوتی تو گھر والوں کو جگاتے اور یہ آیت پڑھتے۔ وامر اہلك بالصلوٰۃ (اپنے گھر والوں کو بھی نماز کا حکم دے)۔ (مؤطا کتاب الصلوٰۃ باب فی صلوٰۃ اللیل)

ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے سات دن حضرت ابوہریرہؓ کے مہمان بننے کا فخر حاصل ہوا۔ گھر میں تین افراد تھے۔ ابوہریرہؓ ان کی بیوی اور ایک خادم۔ رات کو انہوں نے تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ میں ایک فرد عبادت کرتا تھا۔ جب وہ سونے لگتا تو دوسرے کو اٹھا دیتا اور جب دوسرا سونا چاہتا تو تیسرے کو اٹھا دیتا۔

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ

ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز تہجد میں شریک ہوا۔ آپؐ نے بہت طویل سورتیں پڑھیں اور میں عبادت میں شریک رہا۔ ایک بار حضرت حذیفہؓ کو بھی یہ شرف نصیب ہوا۔ نیز حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو بھی۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ کو بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کی توفیق وسعادت ملتی رہی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 ص 98)

سیرت وسوانح
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

سیرت وسوانح حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر کسی کے پاس حضور کی کوئی نایاب تحریر یا تصویر ہے جس کی آپ کے خیال میں تاریخی اہمیت ہے تو براہ کرم اس کی کاپی ادارہ طاہر فاؤنڈیشن ربوہ کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

دفتر طاہر فاؤنڈیشن دار الصدر شمالی ربوہ

فون: 0476213238

Email:tahirfoundation.office@gmail.com

(سیکرٹری طاہر فاؤنڈیشن ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی

(مجلس انصار اللہ پاکستان)

مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر انتظام سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے مقابلہ مضمون نویسی منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس مقابلہ کے لئے تین عناوین مقرر کئے گئے ہیں جن میں سے کسی بھی ایک عنوان پر مضمون لکھنا ہوگا۔

1۔ اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں حقوق اللہ
2۔ اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں حقوق العباد
3۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات۔

اس مقابلہ میں صرف انصار اللہ کے اراکین ہی حصہ لے سکیں گے۔ اس کی آخری تاریخ 31 مئی 2013ء ہے۔ مضمون کے الفاظ کی تعداد 15 ہزار سے 20 ہزار ہو۔ اس مقابلہ میں اول آنے والے کو 15 ہزار روپے، دوم کو 10 ہزار روپے اور سوم کو 5 ہزار روپے کے انعامات دیئے جائیں گے۔ کوشش فرماویں کہ زیادہ سے زیادہ انصار اس مقابلہ مضمون نویسی میں شامل ہوں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

مشعل راہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قناعت اور سادگی کا اسوہ

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 30/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک حدیث ہے یہ اور بھی تڑپا دیتی ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کس قناعت اور سادگی سے زندگی گزاری نہ صرف آپ نے بلکہ آپ کے اہل خانہ نے بھی۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ بھانجے ہم دیکھتے رہتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں دو دو ماہ تک آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔ اس پر میں نے پوچھا پھر خالہ آپ زندہ کس چیز پر تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ ہم کھجوریں کھاتے اور پانی پیتے تھے سوائے اس کے کہ آنحضرت ﷺ کے انصاری ہمسائے تھے ان کے دودھ دینے والے جانور تھے، وہ رسول اللہؐ کو ان کا دودھ تحفۃً بھیجتے تھے، جو آپؐ ہمیں پلا دیتے تھے۔

(بخاری کتاب الجمعۃ و فضلھا و التحریص علیھا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کو چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں تکلیف ہو گئی اور ان دنوں آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تھے۔ حضرت فاطمہؓ حضورؐ کے پاس گئیں لیکن مل نہ سکیں، حضرت عائشہؓ سے ملیں اور آنے کی وجہ بتائی جب حضورؐ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا ذکر کیا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ اس پر آنحضرت ﷺ ہمارے گھر آئے، ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے، حضورؐ کے تشریف لانے پر ہم اٹھنے لگے، آپؐ نے فرمایا نہیں لیٹے رہو۔ حضورؐ ہمارے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ حضورؐ کے قدموں کی ٹھنڈک حضرت علی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتاؤں، جب تم بستروں میں لیٹنے لگو تو 34 دفعہ اللہ اکبر کہو، 33 دفعہ سبحان اللہ اور 33 دفعہ الحمدللہ کہو، یہ تمہارے لئے ایک نوکر سے بہتر ہے یعنی ان کلمات کی بدولت اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے گا۔ اور اس قسم کے سوال سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔ آج بھی ہر حاجتمند کو یہ طریق اپنانا چاہئے۔ (حدیقۃ الصالحین)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کی شادی کے موقع پر نبی کریمؐ نے ان کو بنیادی ضرورت کا صرف تھوڑا سا سامان دیا تھا جو یہ تھا، ایک خویلا ریشمی چادر، چمڑے کا گدیلا جس میں کھجور کے ریشے تھے، آٹا پیسنے کی چکی، مشکیزہ، دو گھڑے یہ کل جہیز تھا جو حضرت فاطمہؓ کو دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 107۔ مطبوعہ بیروت)

اب آجکل کی شادی بیاہوں پر فضول خرچی اتنی ہوتی ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے، پاکستان ہندوستان وغیرہ میں بھی اور یورپ اور مغرب کے دوسرے ممالک میں بھی۔ اب تو بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ اس طرف لوگوں کو توجہ دلانی چاہئے۔ ایک تو جہیز کی دوڑ لگی ہوئی ہے، زیور بنانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے، پھر دعوتوں میں غیر ضروری اخراجات اور نام و نمود کی دوڑ ہے اور جو بے چارہ نہ کر سکے، اگر خود اپنے وسائل کی وجہ سے کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن جو نہ کر سکے اس پر پھر باتیں بناتے ہیں کہ بلایا تھا، وہاں یہ تھا وہ تھا اور پھر کئی کئی دن مختلف ناموں سے رسمیں جاری ہو چکی ہیں اور دعوتیں کی جاتی ہیں۔ دعوت تو صرف ایک دعوت ولیمہ ہے، جو (۔) کی یہ صحیح تعلیم میں ہمیں نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ تو جس کو توفیق نہیں ہے دکھاوے کی خاطر تو دعوتیں کرنی ہی نہیں چاہئیں اور کبھی اپنے اوپر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ ہاں جب مہمان آتے ہیں ہلکی پھلکی مہمان نوازی فرض ہے وہ کر دی جائے۔ اور پھر جس کے پاس وسائل ہیں وہ اگر دعوت کر لیتا ہے تو اپنے ہی وسائل سے خرچ کرتا ہے۔ اس کی دیکھا دیکھی اپنے پر بوجھ ڈال کر جس کے کم وسائل ہیں جس کی توفیق نہیں ہے۔ اس کو قرض لے کر یا پھر امداد کی درخواست دے کر ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اور کم وسائل والوں کو حتی المقدور کوشش یہی کرنی چاہئے جتنا کم سے کم خرچ ہو کریں کیونکہ ان کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ وہ اللہ کے نبی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ احساس کمتری کا شکار ہوں۔

(روزنامہ الفضل 27 جولائی 2004ء)

مکرم قمر رشید صاحب

بینن کے ایک گاؤں آؤرو میں بیت الذکر کا افتتاح

آؤرو گاؤں بینن کی ایک جماعت کمیون باسیلہ میں واقع ہے۔ جو کہ باسیلہ سے کوتونو جانے والی مین ہائی وے پر باسیلہ سے 20 کلو میٹر پر برلب سڑک واقع ہے۔ اس گاؤں کی آبادی تقریباً 3 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ جو کہ زیادہ تر مسلمان اور کچھ حصہ عیسائی آبادی پر مشتمل ہے یہاں پر احمدیت کا نفوذ آج سے تقریباً 26 برس پہلے ہوا۔ یہاں پر بیت الذکر کا کام شروع کروایا گیا۔ پچھلے سال بیت الذکر کا سنگ بنیاد مارچ 2012ء میں خاکسار نے رکھا۔ جس میں اس علاقہ کے امام اور اس علاقہ کے روایتی بادشاہ کو بھی مدعو کیا تھا۔

اس بیت الذکر کی تعمیر میں مقامی جماعت نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بچے، بوڑھے، مرد، عورتیں سبھی نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس بیت الذکر کی تعمیر میں حصہ لیا۔ خدا تعالیٰ ان سب احباب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا کرے۔ آمین

اکتوبر 2012 میں بیت الذکر کی عمارت کا کام ختم ہوا۔

جلسہ سالانہ بینن 2012ء کے بعد بیت الذکر کے افتتاح کی تیاریاں شروع کروادی گئیں۔ علاقے کی مختلف اتھارٹیز کو مدعو کیا گیا۔ علاقہ کے میئر صاحب نے اپنا نمائندہ بھجوایا۔

مورخہ 6 جنوری 2013ء کو اس بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر محترم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے بطور مہمان خصوصی اس میں شمولیت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت آؤرو نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا کہ جماعت آؤرو گاؤں میں کس طرح آئی۔

اس کے بعد اس پروگرام میں شامل اس گاؤں کے چیف نے تقریر کی۔ اور اس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی ملک گیر خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ میں اکثر ریڈیو پر جماعت کی اشاعت دین کے لئے مساعی بھی سنتا ہوں اور اس ملک کے نیشنل چینل پر جو جماعتی خدمات کے حوالے سے خبریں ملتی ہیں وہ بھی میں سنتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگرچہ یہ لوگ اس خطہ میں بہت تھوڑے ہیں اور ان کو یہاں آئے ہوئے زیادہ عرصہ بھی نہیں ہوا لیکن جس بے لوث طریقہ سے یہ انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں اس کی بات ہی کچھ اور ہے۔ یہاں تک بڑی بڑی خدمات کو چھوڑ یہاں اس چھوٹے سے گاؤں میں ایک بیت الذکر بنانے کی جو خدمت جماعت نے کی ہے یہ بھی بہت زیادہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو مزید ترقی دے اور یہ جماعت اس پورے خطہ میں پھیلنے والی ہو۔

اس کے بعد ایک اور قریب کے گاؤں کے چیف نے بھی خطاب کیا اور کہا میں احمدیت کے بارے میں زیادہ تو نہیں جانتا لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ ان لوگوں کے بارے میں کبھی کوئی لفظ برائی کا نہیں سنا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں اس جماعت کے صدر صاحب کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ وہ اتنا لمبا فاصلہ طے کر کے ہمیں ملنے کیلئے آئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کی کوششوں کو کامیاب کرے اور ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

اس کے بعد مانیگری علاقے کے بادشاہ جو کہ احمدی ہیں انہوں نے اس گاؤں کے کچھ حالات سے آگاہ کیا اور احمدیت کی عالمگیر خدمات کا تذکرہ کیا۔

اس کے بعد اس علاقے کے لوکل مشنری مکرم اولابی مصطفیٰ صاحب نے جماعت احمدیہ کی حقیقت قرآن مجید کی روشنی میں واضح کی۔

مکرم اولابی مصطفیٰ صاحب کے خطاب کے بعد داسا ریجن کے سنٹرل مربی سلسلہ مکرم قیصر محمود طاہر صاحب نے جماعتی ترقیات پر روشنی ڈالی۔

آخر پر امیر صاحب نے اپنی تقریر میں امام کی اہمیت بیان فرمائی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب اس گاؤں کے چیف اور امام کو لے کر فیتہ کاٹنے کیلئے آگے بڑھے۔ فیتہ کاٹنے کے بعد امیر صاحب نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد یہ تقریب انجام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ بیت الذکر جماعتی ترقیات میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہو اور خدا تعالیٰ اس بیت الذکر کی برکت سے اس سارے علاقے کو احمدیت کی آغوش میں ڈال دے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب امریکہ

حضرت میر داؤد احمد صاحب کی دلنشیں یادیں

(قسط اول)

وقف کرنا تو شائد آسان ہو، مگر وقف نبھانا اور وقف کے تقاضے پورے کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اور خصوصیت سے ایسے انسان کے لئے جس کا دینی علم کچھ نہ ہو، خاندانی خدمات نہ ہوں اور ایک گاؤں سے اٹھ کر آیا ہو۔ جہاں پر احمدیت کی تعلیم کا کچھ پتہ نہ ہو، مزید مشکلات کا سامنا پیدا کر دیتا ہے لیکن یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہی موقوف ہے اور اسی قسم کے میرے بھی حالات ہیں۔

میں نے دسویں تو رو دھو کر پاس کر لی تھی، یہ میں نے اس لئے لکھا کہ آٹھویں جماعت کے بعد اگلے سال ہی میں نے دسویں کا امتحان دے دیا تھا۔ سکول میں بعض وجوہات کی بناء پر داخلہ نہ مل سکا تو دسویں کا امتحان پرائیویٹ طور پر دیا اور تین مضامین میں کمپارٹمنٹ آ گئی۔ نتیجۃً جامعہ میں داخلہ کے لئے وقت پر نہ پہنچ سکا اور 3 ماہ لیٹ ہو گیا۔

کمپارٹمنٹ کا امتحان دے کر جامعہ میں چلا گیا، ابھی رزلٹ نہ آیا تھا کہ محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی شفقتوں اور مہربانیوں کا سلسلہ یہاں سے ہی شروع ہو گیا۔

چنانچہ پہلی شفقت تو محترم میر داؤد صاحب نے یہ فرمائی کہ جامعہ احمدیہ میں خاکسار کا داخلہ بغیر رزلٹ آئے ہی کر لیا۔ جن دنوں خاکسار جامعہ میں داخل ہوا جامعہ کے بزرگ اساتذہ اور جید علماء کی ایک بڑی ٹیم ہوا کرتی تھی اور وہ انٹرویو لیتے تھے۔

جب میں تین ماہ لیٹ آیا تو داخلے تو ہو چکے تھے، لیکن خاکسار کو پھر بھی جامعہ میں داخل کر لیا گیا۔ ابھی غالباً ایک ماہ بھی نہ گزرا ہو گا کہ پرنسپل صاحب نے بلا بھیجا۔

آپ نے کھڑے ہو کر میرا استقبال کیا اور کرسی پر بیٹھنے کے لئے فرمایا، مجھے کوئی دفتری آداب سے بھی واقفیت نہ تھی۔ انتہائی دیہاتی ماحول سے اٹھ کر آیا تھا۔ خیر آپ نے میرا نام پوچھا، ابا کا نام پوچھا، کہا کہ سید شوکت علی، پوچھنے لگے کہ تم جامعہ میں آئے ہو میں نے تمہارا انٹرویو لینا ہے، مجھے کچھ خوف سا ہوا کہ پتہ نہیں اب انٹرویو میں کیا ہو گا۔

آپ نے پوچھا کہ تمہیں سورۃ فاتحہ آتی ہے؟ خاکسار نے سورۃ فاتحہ سنا دی، فرمانے لگے اس کا ترجمہ بھی آتا ہے؟ خاکسار نے عرض کی کہ ترجمہ سیکھنے کے لئے ہی تو میں جامعہ میں داخل ہوا ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ پھر ترجمہ سیکھنا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پکی بات ہے، عرض کی پکی بات ہے آپ نے فرمایا کہ جاؤ کلاس میں۔

بعد میں ایک موقع پر محترم میر داؤد صاحب نے خاکسار کو اس انٹرویو کی تفصیل بھی سنائی۔ فرمانے لگے کہ وکیل التعلیم کی طرف سے بار بار اصرار ہو رہا تھا کہ قواعد وضوابط کے تحت علماء کی پوری ٹیم بلائیں اور نئے داخل ہونے والے طالبعلم کا انٹرویو لے کر داخلہ کے کاغذات مکمل کریں، جب وکیل التعلیم صاحب کی طرف سے زیادہ اصرار ہوا تو میں نے کہا کہ ایک بچے کے لئے اتنا بڑا بورڈ بٹھانے کی بجائے اگر میں ہی پرنسپل کے طور پر اس کا انٹرویو لے لوں تو ٹھیک رہے گا۔ اس پر وکیل التعلیم نے اثبات میں جواب دیا، اور میں نے تمہارا انٹرویو لے کر تمہیں جامعہ میں داخل کر لیا۔

میر داؤد احمد صاحب جامعہ کے طلباء کے لئے بہت بڑے محسن اور شفیق باپ کی طرح تھے، آپ کو جامعہ کے طلباء کی عزت، احترام، خودداری، تعلیم، ان کے اندر خلافت کی محبت، اور دعوت الی اللہ کا جذبہ پیدا کرنے کی ہر وقت لگن رہتی تھی۔ نیز انہیں سخت جان بنانے، انہیں زندہ دل بنانے اور ان کے اندر مزاح پیدا کرنے کی کوشش رہتی تھی۔ آپ نہ صرف یہ کہ ان امور کی طرف توجہ کرتے اور توجہ دلاتے بلکہ ان کا تعلق باللہ بڑھانے کی طرف بھی پوری توجہ فرماتے مثلاً ہمیں حکم تھا کہ ہر جمعہ کو بیت الذکر میں جمعہ شروع ہونے سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے پہنچیں تاکہ نوافل اور سنتوں کی ادائیگی بڑے خشوع وخضوع کے ساتھ ہو اور ہمیں یہ بھی ہدایت ہوئی کہ نوافل اور سنتوں میں بڑی بڑی سورتیں مثلاً سورۃ یاسین اور سورۃ رحمان کی تلاوت کی جائے تاکہ ان سورتوں کے مضامین بھی مستحضر رہیں۔

آپ کی شفقتوں کے کچھ واقعات

ایک دفعہ پاکستان میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی، آپ نے حفظ ماتقدم کے طور پر طلباء کو ہیضے کے ٹیکے لگوانے کا انتظام فرمایا اور مکرم عبدالجبار صاحب جو ان دنوں فضل عمر ہسپتال میں نرس کے فرائض بجا لاتے تھے۔ طلباء کو انجکشن لگانے کے لئے جامعہ تشریف لائے۔

خاکسار کی تو ٹیکے سے جان نکلتی ہے، ہوش و ہواس میں ہوتے ہوئے انجکشن لگوانا ممکن نہ تھا، خیر جب طلباء ہال میں ٹیکے کے لئے جمع ہوئے تو کسی طرح خاکسار کھسک گیا، اور ہوسٹل چلا گیا، مجھے معلوم نہ تھا کہ ایک رجسٹر میں باقاعدہ کلاس وائز نام لکھے جا رہے ہیں۔ اگلے دن جامعہ گیا تو نوٹس بورڈ پر ان سب طلباء کے نام لکھے ہوئے تھے جنہوں نے انجکشن نہ لگوایا تھا اس ہدایت کے ساتھ کہ آج پھر آخری پیریڈ میں ہال میں ان سب طلباء کو ٹیکہ لگایا جائے گا جو کل حاضر نہ تھے۔ چنانچہ سارا وقت انجکشن کا خیال کر کے بازو میں درد ہوتا رہا اور تکلیف کے احساس سے اس دن پڑھائی بھی دلجمعی سے نہ ہو سکی۔ خیر خدا خدا کر کے ہال میں داخل ہوئے۔ اس دن محترم میر صاحب خود بھی ہال میں موجود تھے، باقی طلباء کا مجھے کچھ پتہ نہیں لیکن جب میرا نام پکارا گیا تو میرا چہرہ زرد تھا، محترم میر صاحب نے بھانپ لیا، میری طرف بڑھے میرا بازو پکڑا اور فرمانے لگے کہ کل کیوں نہ لگوایا؟ میں کھڑا ہو گیا، عرض کی سچ سچ بتاؤں کہنے لگے ہاں۔ میں نے کہا کہ انجکشن سے ڈر لگتا ہے۔ کہنے لگے بس! میں نے کہا ہاں، مسکرا کر فرمانے لگے کہ اگر تمہیں فلاں جگہ بھجوا دیا گیا پتہ ہے وہاں کس طرح ٹیکے لگتے ہیں؟ پھر خود ہی جواب دیا اور میرا بازو پکڑ کر میرے ساتھ عبدالجبار صاحب کے پاس لے گئے اور قربان جاؤں اس شفقت کے۔ دعا کرتے رہے اور دعا کر کے پھر دم کرتے رہے اور اس دوران عبدالجبار صاحب نے اپنا کام کر دیا یعنی ٹیکہ لگا دیا۔

جامعہ کی تعلیم کے دوران مجھے ذاتی کام کے لئے قرضہ کی ضرورت محسوس ہوئی کیونکہ ابا جان کی طرف سے ابھی رقم نہیں ملی تھی، انہیں خط بھی لکھتا تو تین چار دن میں چنی گوٹھ ضلع بہاولپور پہنچنا تھا پھر ابا جان رقم بھجواتے تو اس میں بھی 5,4 دن لگ جانے تھے۔ خیر بڑی سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا قرضہ کی درخواست لکھ کر پرنسپل کے ڈبہ میں ڈال دی۔

اگلے دن ایک بند لفافہ سلیم صاحب کارکن جامعہ احمدیہ نے خاکسار کو دیا، کھولا تو انہوں نے عاجز کو ایک نہایت پیاری عمدہ دعا پڑھنے کی تحریک کی تھی کہ یہ دعا کثرت اور توجہ سے پڑھا کریں۔

”اللھم رحمتك ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفة عین واصلح شانی کله لا اله الا انت“

ترجمہ: ”اے اللہ میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں پس تو کبھی بھی ایک لحظہ کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرنا۔ اور میرے سارے کام خود ہی درست فرما دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں“۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دعا نے ایسا کام کیا کہ اس دن کے بعد سے آج تک لبوں پر جاری رہتی ہے اور خدا تعالیٰ خود غیب سے میرے سارے کام کر دیتا ہے۔

جامعہ کے طلباء ہر سال بیت مبارک میں اعتکاف کرتے تھے خصوصاً آخری کلاسوں کے طلباء۔ خاکسار نے بھی جامعہ کے ابتدائی سالوں میں اعتکاف کیا۔ گرمی کے دن تھے، محترم میر صاحب کے گھر سے آپ کی اہلیہ حضرت سیدہ آپا امۃ الباسط صاحبہ طلباء کے لئے روزانہ ہاتھ کی مٹھائی اور سموسے وغیرہ بنا کر بھجواتی تھیں۔ ابھی اعتکاف پر شائد دو تین دن ہی گزرے ہوں گے کہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے خطبہ جمعہ میں کچھ اس قسم کی ہدایات دیں کہ بعض لوگ ”دعا گو“ بنے ہوتے ہیں، ان کے پاس لوگ مٹھائیاں لے کر دعا کرنے کے لئے آتے ہیں اور ایک قسم کی یہ بدعت بنتی جا رہی ہے اس لئے میں ان باتوں سے منع کرتا ہوں۔ (اس قسم کی ہی نصیحت و ہدایت تھی جسے میں نے اپنے الفاظ میں لکھ دیا ہے)۔

خیر شام کو محترم میر صاحب کے گھر سے حسب سابق مٹھائی اور سموسوں کی افطاری آئی، خاکسار نے فوراً واپس کر دی کہ میں نہیں لوں گا اور نہ یہ کھاؤں گا۔ نماز عشاء پر محترم میر صاحب میرے پاس تشریف لائے اور وجہ پوچھی آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ کس وجہ سے خطبہ دیا گیا ہے تم ایسے لوگوں میں سے نہیں ہو اور نہ ہی خدا تمہیں کرے۔ تمہارے ساتھ میرا رشتہ باپ بیٹوں جیسا ہے۔ میں نے عرض کی مجھے تو بہرحال صحیح صورت کا علم نہیں جو حضور نے فرمایا میں نے کر دیا۔ اگر آپ یہ فرماتے ہیں تو ٹھیک ہے کل سے بھجوا دیں۔

آپ جلسہ سالانہ کے بھی افسر ہوتے تھے۔ بڑی مصروفیات کا عالم ہوتا تھا۔ اور ایسے میں بھی آپ طلباء جامعہ کا خیال رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ چونکہ دسمبر کے آخری دنوں میں ہوتا تھا۔ اس لئے جلسہ کے اختتام اور نئے سال کے شروع میں ایک

واقفین زندگی کے لئے لائحہ عمل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ مضمون ملاحظہ کرنے کے بعد مضمون نگار کے نام خط میں فرمایا:

”یہ صرف آپ سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ آج جامعہ کے اساتذہ، طلباء، مربیان واقفین زندگی سب کے لئے لائحہ عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ میر صاحب کے درجات بلند فرماتا چلا جائے“۔

دو سال کے لئے آپ نے جامعہ کی آخری کلاس کے طلباء کو مری وغیرہ Snow Fall دیکھنے کے لئے بھجوانا شروع کیا۔ غالباً ہماری کلاس سے دو سال پہلے والے طلباء گئے تھے۔ تو جس سال ہماری باری آنی تھی ہم سب بڑے خوش تھے۔ خدا خدا کر کے وہ دن آیا۔ ہمیں اطلاع ملی کہ سب طلباء جامعہ کی ٹک شاپ پر جمع ہو جائیں۔

جب چائے وغیرہ پی چکے تو محترم میر صاحب نے فرمایا کہ بچو اس سال میں تمہیں سنو فال دیکھنے کے لئے نہیں بھجوا سکتا، یہ بات بجلی کی طرح ہم پر گری۔ بس پھر کیا تھا طلباء نے محترم پرنسپل صاحب کو بار بار اصرار کیا کہ ہم تو جائیں گے، وہ نظارہ قابل دید تھا جس طرح بچے باپ کے ساتھ پیار و محبت میں ضد کرتے ہیں۔ پرنسپل صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس دفعہ فنڈز نہیں ہیں وغیرہ۔ اپنی مجبوریاں بیان کئے جا رہے ہیں اور ہم ہیں کہ مجبوریوں کو خاطر میں نہیں لا رہے۔ جب معاملہ طول پکڑ گیا اور میر صاحب نے کہہ دیا کہ اس سال نہیں بھجوا سکتا۔ سب خاموش ہو گئے۔ خاکسار نے سکوت توڑا اور طلباء ساتھیوں سے کہا کہ اگر میں پرنسپل ہوتا تو تمہیں ضرور بھجوا دیتا۔ میر صاحب فرمانے لگے کہ چلو اچھا تمہیں ایک گھنٹہ کے لئے پرنسپل بنا دیتا ہوں، میں نے کہا کہ ایک گھنٹے میں تو ہم سٹیشن تک بھی نہ پہنچ پائیں گے! بس اس پر زور دار قہقہہ بلند ہوا سب مسکرانے لگے اور اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

جس سال امریکہ چاند پر گیا تو اخبارات میں یہ خبریں بھی آنے لگیں کہ اب لوگ بھی چاند پر جا سکیں گے۔ میں نے بھی ایک ایسی ہی خبر پڑھی اور پڑھ کر پرنسپل صاحب کے نام درخواست یوں لکھی کہ

عرض ہے کہ مجھے یہ خبر سن کر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ انسان جولائی تک چاند پر پہنچ جائے گا میں اس دفعہ گرمیوں کی چھٹیاں چاند پر گزارنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر دل نہیں لگتا اس لئے براہ کرم چاند پر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جاوے، عین نوازش ہوگی۔

اگلے دن لفافہ میں میرے نام خط کا جواب پرنسپل صاحب نے دیا، اسی خط پر ایک حاشیہ لکھا:

واپس ''ہمارے ایک عزیز تھے انہوں نے اپنے والد سے اصرار کیا کہ مجھے ہوائی جہاز اڑانے کا شوق ہے مجھے اس کی ٹریننگ دلوا دیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ پہلے زمین پر چلنا سیکھو۔ سو اگر زمین پر جہاں رنگا رنگ کی چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں آپ کا دل نہیں لگتا تو چاند جہاں سوائے پتھروں اور ریت کے کچھ نہیں دل کیسے لگے گا؟ سوائے اس کے کہ

ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو''

اب دیکھیں میر صاحب مرحوم نے یہ نہیں لکھا کہ شمشاد تم نے یہ کیسی بے وقوفی کی درخواست دی ہے نہ ہی جھڑکا، اور نہ ہی ناراض ہوئے بلکہ خود بھی محظوظ ہوئے اور مجھے بھی ایسا جواب لکھا جس میں نصیحت تھی۔

عاجزی وانکساری

ایک دفعہ باہر سے ایک غیر ملکی مہمان آپ سے ملنے کے لئے آئے، انہوں نے دفتر میں آپ سے ملاقات کی۔ ملاقات کرنے کے بعد جب آپ انہیں باہر چھوڑنے آئے، تو عین اس وقت گھنٹی بجی اور اساتذہ اور طلباء اپنی کلاسوں سے باہر نکلے تا کہ اپنی اپنی دوسری کلاسوں میں جا سکیں۔ اتفاقاً خاکسار اور چند اور طلباء بھی باہر نکلے اور وہاں ہی ہمارے پیارے استاد جناب میر محمود احمد ناصر صاحب بھی آ گئے تو محترم پرنسپل صاحب نے میر محمود صاحب کا تعارف کرایا کہ یہ میرے بھائی ہیں۔ مہمان نے پوچھا کہ آپ میں سے بڑا کون ہے؟ آپ نے فوراً جواب دیا کہ ''علم میں یہ بڑے ہیں۔ عمر میں میں بڑا ہوں''۔

ایک دفعہ بیت مبارک میں اعتکاف کیا۔ ایک دن نماز عشاء کے بعد محترم میر صاحب خاکسار کے پاس آئے اور پوچھا شمشاد اعتکاف کیسا گزر رہا ہے؟ عرض کی کہ اعتکاف تو ٹھیک گزر رہا ہے لیکن مجھے ایک بیماری ہے جس کی وجہ سے ذرا دقت محسوس کر رہا ہوں۔ پوچھنے لگے کہ وہ کیا؟ عرض کی کہ لسّی پینے کی بیماری ہے میں چائے کا عادی نہیں ہوں اور آجکل گرمی بھی بہت ہے، لسّی کی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ بس یہی بات ہوئی، اگلے دن صبح سحری کے وقت سید قمر سلیمان احمد صاحب (حضرت میر صاحب کے صاحبزادے) میرے لئے گھر سے بڑی مزیدار لسی لے کر آ گئے اور پھر بقیہ ایام میں ہر روز ایسا ہی ہوتا رہا۔

آخری کلاس یعنی درجہ سادسہ میں محترم میر صاحب ڈسپلن کی بڑی سختی فرماتے تھے۔ ہمیں حکم تھا کہ وقت پر جامعہ آنا ہے۔ کلاس میں خود اپنی حاضری لگانی ہے اور کلاس کے طلباء نے باری باری پڑھانا بھی ہے اور درس بھی دینا ہے اور اس کی روزانہ ڈائری بھی لکھنی ہے اور ڈائری لکھ کر روزانہ ہی پرنسپل صاحب کو دینی ہے، محترم پرنسپل صاحب ڈائری چیک کرتے۔ ہر ایک کی ڈائری پر نوٹ تحریر فرماتے اور جس چیز میں کمی رہ گئی ہوتی تو اس کی طرف توجہ دلاتے اور ہمارے پروگرام تہجد سے شروع کرواتے، تہجد میں ناغہ منظور نہ تھا، اس کے لئے اگر ناغہ ہو جاتا تو نوافل ہوتے اور صدقہ بھی دیا جاتا اور اگر مسلسل دو تین دن ایسا ہو جاتا کہ تہجد کے لئے نہ اٹھا گیا، تو پھر اعتکاف کرنا پڑتا۔

خاکسار نے ایک دن لکھا کہ آج تہجد نہ ادا ہوئی۔ استغفار بھی کیا اور صدقہ بھی دیا۔ اگلے دن پھر یہی ہوا اور ساتھ ہی لکھ دیا کہ استغفار کیا اور صدقہ ادا کر دیا۔ آپ نے اس پر نوٹ لکھا کہ اب صدقہ اور استغفار کافی نہیں ہے، آج رات بیت مبارک میں نماز عشاء سے فجر تک اعتکاف کریں اور دعاؤں میں وقت گزاریں۔

ضمانت یا سفارش

خاکسار کو حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کا سیٹ خریدنا تھا۔ لیکن اس کے لئے رقم نہ تھی۔ چنانچہ الشرکۃ الاسلامیہ سے رابطہ کیا۔ وہاں پر ان دنوں عبدالخالق صاحب انچارج ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ کے پرنسپل صاحب آپ کی ضمانت دے دیں تو میں کتب کا سیٹ آپ کو دے دوں گا اور آپ ہر ماہ تھوڑی تھوڑی رقم باقاعدگی سے بالاقساط ادا کر دیں۔ خاکسار نے محترم پرنسپل صاحب کو درخواست دے دی کہ مجھے کتب کا سیٹ چاہئے لیکن ساری رقم ادائیگی کے لئے نہیں ہے۔ آپ الشرکۃ الاسلامیہ کو میری ضمانت دے دیں کہ میں ادائیگی کر دوں گا۔ آپ نے جواباً مجھے لکھا کہ میں تو خود واقف زندگی ہوں آپ کی ضمانت کیسے دے دوں؟ ہاں سفارش کر سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے میری سفارش کی کہ یہ اچھے طالبعلم ہیں انہیں کتب کا سیٹ دے دیا جائے، یہ ادائیگی کر دیں گے۔ میں ان کی سفارش کرتا ہوں، چنانچہ اس طرح مجھے کتب کا سیٹ مل گیا اور خاکسار نے رقم کی ادائیگی قسطوں میں کر دی۔

لفظ حضرت اقدس کا صحیح استعمال

خاکسار غالباً پہلے سال ممہدہ کا امتحان دے کر گاؤں چھٹیاں گزارنے چلا گیا تھا۔ وہاں سے میں نے آپ کی خدمت میں خط لکھا اور لفافہ پر جہاں ایڈریس لکھتے ہیں آپ کے نام کے ساتھ لکھا

بخدمت اقدس سید میر داؤد احمد صاحب
پرنسپل جامعہ احمدیہ

آپ نے فوراً خاکسار کو اس خط کا جواب لکھ کر بھیجا اور نصیحت فرمائی کہ لفظ اقدس کے معانی ہیں ''سب سے زیادہ پاک'' اور یہ لفظ صرف اور صرف نبی اور خلیفہ کے لئے استعمال کرنا چاہئے اور کوئی اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے لئے یہ لفظ استعمال کیا جائے۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے کہ میں جب اپنے گاؤں میں سالانہ امتحان دے کر گیا ہوا تھا تو وہاں سے آپ کی خدمت میں خط لکھا کہ خیریت سے یہاں پہنچ گیا ہوں اور جو کچھ بھی لکھنا تھا لکھ دیا اور آخر میں یہ بھی لکھ دیا۔

میر صاحب محترم! اگر قلم، دوات، کاغذ میسر ہو تو خط کا جواب بھی ضرور دیں۔ آپ نے محبت بھرے انداز میں خط لکھا اور آخر میں میرے فقرہ کو درج کر کے لکھا کہ کیا کسی کو خط لکھنے کا صرف یہی محرک ہوا کرتے ہیں کہ اس کے پاس کاغذ، قلم اور دوات ہو؟

درجہ شاہد کا امتحان دے کر کچھ چھٹیاں ملیں تو خاکسار چھٹیاں گزارنے چلا گیا واپس آیا تو جب ڈائری جو روزانہ آپ کو دینی ہوتی تھی۔ بھجوائی جانے لگی پہلے ایک دو دن تو آپ نے صرف ڈائری کے مندرجات پر ہی نوٹس دیئے تیسرے دن لکھا کہ ''کیا استاد اور شاگردی کے یہی آداب ہوتے ہیں کہ چھٹیاں گزارنے کے بعد واپس آ کر ملے بھی نہیں؟'' خاکسار نے لکھا کہ شرمندہ ہوں۔ اور ملنے پھر بھی نہ گیا۔ آپ نے اگلے دن خود بلوایا اور گلے لگایا۔

ایک دفعہ جامعہ میں کوئی فنکشن ہونا تھا خاکسار کو ہدایت دی کہ آپ اس کے انچارج ہیں میں نے فوراً ''نہ'' کر دی، پوچھنے لگے کہ کیوں؟ عرض کی مجھے اس کام کا تجربہ نہیں ہے یہ بڑی ذمہ داری ہے میں نہیں لینا چاہتا۔ آپ نے فرمایا میں اپنے طلباء کے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ کسی بھی کام کے لئے نہ کریں۔ میں تو اس بات پر خوش ہوں گا اور فخر محسوس کروں گا کہ میدان میں تمہاری لاش دیکھوں یہ جذبہ تھا جو آپ ہر طالبعلم کے دل میں بٹھا کر اسے جماعت کے مستقبل کے لئے تیاری کراتے تھے۔

کراس کنٹری ریس

ایک دفعہ آپ نے چھٹی کے دن غالباً 26 میل کی کراس کنٹری ریس لگوائی۔ کچھ طلباء نے اس میں حصہ لیا۔ آپ نے انہی طلباء میں سے چند ایک کو اگلے دن کے لئے دوبارہ منتخب کیا جو پہلے دن ریس لگا کر آئے تھے اور فرمایا کہ یہ طلباء آج پھر کراس کنٹری ریس پر جائیں گے اور مکرم عبدالرزاق صاحب جو ہمارے جامعہ کے فزیکل ایجوکیشن کے انچارج تھے اور پی ٹی صاحب کے نام سے مشہور تھے کو بصیغہ راز بتایا کہ اگر یہ طلباء بغیر کسی چون و چرا کے آج پھر جا کر ریس میں حصہ لیں گے تو ان کو جو وہ چاہیں گے انعام دوں گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ سب طلباء بغیر کسی چون و چرا کے اگلے دن پھر ریس پر گئے اور آپ نے ان سب کو ان کی خواہش کے مطابق انعامات بھی دیئے۔ ان میں سے دو طالبعلم ہماری کلاس میں سے تھے۔

مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ہالینڈ

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا 32واں جلسہ سالانہ 2012ء

حضور انور کی شمولیت، ڈچ مہمانوں کو خطاب، امن و سلامتی کا پیغام، اخبارات کی کوریج

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا 32واں جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 18، 19 اور 20 مئی 2012ء کو Nunspeet میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کی۔ حضور انور 14 مئی 2012ء کو Nunspeet میں تشریف لائے۔ جلسہ سالانہ سے قبل حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ ہالینڈ کے افراد کو شرفِ ملاقات بخشا۔ جلسہ سالانہ کیلئے Nunspeet مشن ہاؤس کے مختلف مقامات پر ٹینٹ لگائے گئے جہاں یہ جلسہ منعقد ہوا۔ مورخہ 18 مئی 2012ء بروز جمعۃ المبارک، جلسہ سالانہ کا آغاز صبح 11 بجے رجسٹریشن سے ہوا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرچم کشائی کی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ براہِ راست MTA کے ذریعے تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔

پہلا اجلاس

پہلا اجلاس 4 بجے شام شروع ہوا جس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور ان آیات کریمہ کا اردو، ڈچ اور انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کے بعد مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور دعوت الی اللہ اور نئی بیوت الذکر کی تعمیر پر روشنی ڈالی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ ہالینڈ کی تھی ان کی تقریر کا موضوع "خلافت اور عالمی امن" تھا۔

نماز تہجد

مورخہ 19 اور 20 مئی بروز ہفتہ اور اتوار کو اجتماعی نمازِ تہجد کا انتظام کیا گیا تھا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور درس حدیث ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کی کارروائی مورخہ 19 مئی 2012ء ساڑھے دس بجے شروع ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی انچارج جماعت احمدیہ ناروے نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور ان آیات کریمہ کا اردو، ڈچ اور انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم پیش کی گئی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں پہلی تقریر مکرم اظہر علی نعیم صاحب صدر مجلس انصار اللہ ہالینڈ کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع "میثاقِ مدینہ" تھا اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ کی تھی ان کی تقریر کا موضوع "نظام وصیت اور نظام نو" تھا۔ ان دونوں تقاریر کا ڈچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

پروگرام لجنہ اماء اللہ ہالینڈ

مورخہ 19 مئی صبح دس بجے لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے اپنا ایک اجلاس منعقد کیا۔ جس کی صدارت حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم پیش کی گئی۔ بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے لجنہ سے خطاب کیا۔ اس اجلاس میں دو تقاریر پیش کی گئیں۔ جن کے موضوعات "خلافت، اللہ کا ایک وعدہ" اور "دنیا بھر میں بیوت الذکر کی تعمیر، ایک ترجیح" تھے۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے مردانہ جلسہ گاہ سے براہِ راست مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ کی تقریر سنی ان کی تقریر کا موضوع "نظام وصیت اور نظام نو" تھا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ ہالینڈ سے خطاب فرمایا۔ جس کو براہِ راست MTA کے ذریعے تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر اور طعام کے بعد تیسرا اجلاس دوپہر 3 بجے شروع ہوا۔ یہ اجلاس ڈچ مہمانوں کیلئے مختص تھا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم بمعہ ڈچ ترجمہ کے بعد نظم پیش کی گئی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر پیش کی گئیں جو کہ ڈچ زبان میں تھیں۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم شاہد محمود فراوس صاحب کی تھی ان کی تقریر کا موضوع "معاشرے کی تنظیم نو پر میثاقِ مدینہ کے فائدہ مند اثرات" تھا۔ اور اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم عبدالحمید فان در فیلدن صاحب کی تھی ان کی تقریر کا موضوع "عصرِ حاضر کے مسائل پر دین حق کا ردِّعمل" تھا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈچ مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس میں Nunspeet کے میئر Mr. Dick van Hemmen اور ممبر آف ڈچ پارلیمنٹ Mr.1 Hary van Bomme نے شرکت کی۔ آخر میں مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ بعد ازاں لوکل اور نیشنل اخبارات کے نمائندوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی اور دین حق اور احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کئے۔

اخبارات میں غیر معمولی کوریج

ہالینڈ کے مختلف اخبارات نے جلسہ سالانہ ہالینڈ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شمولیت اور آپ کے ڈچ مہمانوں سے خطاب کو غیر معمولی کوریج دی۔ ہالینڈ کے نیشنل اخبار Reformatorisch Dagblad نے جو سارے ہالینڈ میں پڑھا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر اخبار کے پورے صفحہ پر شائع کی اور پھر قریباً ڈیڑھ صفحہ پر رپورٹ شائع کی۔ ایک دوسرے نیشنل اخبار Trouw نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر شائع کی جس میں حضور انور ممبر آف ڈچ پارلیمنٹ Mr. Hary van Bommel کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں۔ اس اخبار نے بھی تفصیل سے خبر شائع کی۔ ممبر آف ڈچ پارلیمنٹ Mr. Haryl van Bomme نے اپنی ویب سائٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ اپنی ملاقات اور تقریب میں شرکت کی خبر شائع کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اخبارات میں وسیع پیمانہ پر اس کوریج کی وجہ سے سارے ہالینڈ میں احمدیت کا پیغام پہنچا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے امن، سلامتی اور محبت کا پیغام گھر گھر پہنچا۔

چوتھا اجلاس

چوتھے اجلاس کی کارروائی مورخہ 20 مئی 2012ء بروز اتوار صبح 11 بجے شروع ہوئی۔ جس کی صدارت نائب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ مکرم عبدالحمید فان در فیلدن صاحب نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور ان آیات کریمہ کا اردو، ڈچ اور انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدہٗ نظم پیش کی گئی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں پہلی تقریر مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی انچارج جماعت احمدیہ ناروے کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع "خلافت احمدیہ اور بیوت الذکر کی تعمیر" تھا۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تھی جس کا موضوع "برکاتِ خلافت" تھا۔

بیعتیں

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر آٹھ افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان میں دو مرد، تین خواتین اور تین ان کے بچے شامل ہیں۔ دو مرد حضرات نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر جبکہ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احباب جماعت، مرد و خواتین نے عالمی بیعت کے موقع پر آپ کے پیچھے بیعت کے الفاظ دہراتے ہوئے بیعت کی سعادت پائی۔

اختتامی اجلاس

نماز ظہر و عصر اور طعام کے بعد دوپہر 3 بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور ان آیاتِ کریمہ کا اردو، ڈچ اور انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم پیش کی گئی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے سات طلباء کو اسناد دیں اور میڈل پہنائے۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ کا اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی حضور انور کا خطاب ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ یوں یہ تین روزہ جلسہ سالانہ بفضلِ اللہ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 9 نومبر 2012ء)

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب

ناصرالدین احمدیہ سیکنڈری سکول منا۔ نائیجیریا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1970ء میں مغربی افریقہ کے دورے پر گئے تو نصرت جہاں سکیم کا اعلان کیا، اس سکیم کے تحت مغربی افریقہ کے ممالک میں تعلیمی اداروں اور میڈیکل سنٹرز قائم کر کے انسانیت کی خدمت مقصود و مطلوب تھی۔ اس کارخیر کا آغاز حضور انور نے نصرت جہاں سکیم کے تحت کر دیا اور ایسے واقفین ٹیچرز اور ڈاکٹرز کی ضرورت تھی جو ان ممالک میں جا کر تعلیم اور صحت کے میدان میں خدمات بجا لاسکیں چنانچہ خاکسار نے بھی اس سکیم میں شامل ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اس دورے کے نتیجہ میں N.W.State نے جماعت کو سکول کھولنے کی درخواست کی، اس کے نتیجہ میں حضور انور کی منظوری سے دو سیکنڈری سکول گوساؤ اور منا (Gusau & Minna) میں 1971ء میں کھول دیئے گئے، اس کے لئے جگہ کا انتخاب اور ابتدائی تیاریوں کے سلسلہ میں اور پیشہ وارانہ مدد اور رہنمائی ہمارے احمدیہ سیکنڈری سکول کانو کے پرنسپل برادرم مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب اور ان کے سٹاف نے مہیا کی۔ نائیجیریا یکم اکتوبر 1960ء کو آزاد ہوا، جب ہمارے سکول کھولے گئے تو اس وقت نائیجیریا میں 12States تھیں اب تو بہت سے اور صوبے بن چکے ہیں۔ N.W.States سکوٹو سے موجودہ Capital Abuja تک پھیلی ہوئی تھی جو رقبہ کے لحاظ سے بڑی State تھی اور منا Abuja سے 70 میل کے فاصلے پر تھا اور منا تک سڑک پکی تھی۔ لیکن منا، ابوجا کچی سڑک ہوا کرتی تھی۔

ناصرالدین احمدیہ سیکنڈری سکول منا کی Main مارکیٹ کے قریب برساتی نالے پر ریلوے لائن کے مغرب میں واقع تھا۔ ابتداء میں محترم رفیق احمد ثاقب صاحب خود بھی وہاں جاتے رہے اور اپنے ایک ٹیچر احتشام صاحب کو بھی بچوں کے داخلے اور ابتدائی انتظامات کے لئے بھجوایا۔

کچھ دیر بعد ہمارے پرنسپل، مکرم محمد یعقوب خاں صاحب اور ان کی اہلیہ بھی وہاں پہنچ گئے اور سکول شروع ہو چکا تھا ان کے وہاں پہنچنے کے چند ماہ بعد فروری 1972ء میں خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ عائشہ صدیقہ گورایہ صاحبہ بھی اس سکول میں پڑھانے کے لئے پہنچ گئے۔

ساری State میں دونوں سکولوں کا بہت چرچہ ہو چکا تھا کیونکہ یہ پہلے سیکنڈری سکول تھے جو کسی ...... آرگنائزیشن نے شروع کئے تھے، اس State میں بھی سارے نائیجیریا میں کرسچین مشنز کی مختلف برانچز نے پورے نائیجیریا میں تعلیمی اداروں اور میڈیکل ڈسپنسریوں کا جال بچھایا ہوا تھا۔ کیتھولک مشن /Bapitist/Methodist Mission کوئی بھی مشن ان میں پیچھے نہ تھا۔ کرسچن مشنز کے یہ ادارے نائیجیریا کی شمالی ریاستوں میں جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ تھی بہت بڑی تعداد میں موجود تھے۔

بہرحال نائیجیریا کی آزادی کے بعد نائیجیرین قوم بحیثیت مجموعی یہ احساس بڑے زور سے پیدا ہوا اور یوں تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے ہر ریاست نے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا، بیرونی ممالک خصوصاً ایشیا فلپائن مڈل ایسٹ CUSO/V.S.O اور کئی یورپین Voluntary Organization سے بھی رابطے کر کے ٹیچرز بھرتی کئے گئے۔ یونیورسل پرائمری ایجوکیشن شروع کر دی گئی، ٹیچرز ٹریننگ کالجز قائم کر کے ٹیچرز کی تعداد کو بڑھا کر بہت جلد خود انحصاری کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

منا میں ہمارے سکول کے قیام کے ساتھ ہی ہماری منا کی احمدیہ جماعت میں بھی خدا کے فضل سے غیر معمولی ترقی پیدا ہونی شروع ہوگئی۔ جماعت کے تمام لوگوں کو منظّم کرنے اور امیر صاحب نائیجیریا کی بار بار آمد کے نتیجہ میں ایک اچھی خاصی تعداد میں جماعت پہلے ہی قائم تھی لیکن باجماعت نماز، جمعہ اور عیدین کی نمازوں کی ادائیگی شروع ہوگئی۔ جماعتی نظام تو پہلے ہی قائم تھا جو مزید فعال ہوا اور جب تک باقاعدہ لوکل مشنری کی تعیناتی نہ ہوئی خدا کے فضل سے خاکسار کو یہ سعادت نصیب ہوتی رہی کہ امام الصلوٰۃ اور خطبہ جمعہ وعیدین دینے کے فرائض ادا کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

ایک سال کے عرصہ میں ہمیں اپنی بیت الذکر اور مشن ہاؤس کے لئے ایک نہایت مناسب جگہ مل گئی اور اس کا سنگ بنیاد رکھ کر تعمیر کا کام بھی شروع کر دیا گیا۔

اس تقریب میں امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا مولانا محمد اجمل شاہد صاحب، مکرم منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ جو ان دنوں لیگوس میں بطور مربی سلسلہ تعینات تھے اور مولانا مجید احمد صاحب سیالکوٹی آف لندن جو نائیجیریا میں تھے لیگوس سے تشریف لائے۔ مقامی جماعت کے علاوہ مقامی معززین شہر بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

احمدیہ سیکنڈری سکول، مشن ہاؤسز اور بیت احمدیہ کی زمین کے حصول اور تعمیر کے سلسلہ میں ایک مقامی دوست Malam S.B. Jimada جو ورکس ڈیپارٹمنٹ میں اعلیٰ عہدے پر فائض تھے، گویا احمدی تو نہ تھے لیکن سلسلہ کے لٹریچر کا وسیع مطالعہ کیا ہوا تھا اور جماعتی نظام اور سلسلہ کو دل سے سچا سمجھتے تھے، جناب Jimada صاحب NUPA قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں ہماری اتنی مدد کی کہ یہ ہمارے لئے خدا کے ایک مقرر کردہ فرشتہ سے کم نہ تھے ہم ان کے ممنون ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جنہوں نے سلسلہ حقہ کی مدد کی اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے خاندان کی مدد فرمائے۔ آمین

مکرم یعقوب خان صاحب اور ہماری، دونوں خاندانوں کی رہائش سکول کے قریب ہی تھی، چند کمرے تھے جنہیں ہم نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ٹائیلٹ اور باتھ رومز مشترک تھے اس وقت اتنی آسانیاں میسر نہ تھیں۔ گھاس کے گدے سونے کے لئے استعمال ہوتے تھے، ہماری فیملی کے لئے ایک ٹیبل فین تھا اگر کوئی مہمان آجاتا تو پھر پنکھے کے بغیر گرمی اور مچھروں کے ساتھ رات گزارنا پڑتی تھی۔ اللہ بھلا کرے ہمارے لینڈ لارڈ کا کہ جب ہمارے الاؤنس ملنے میں دو تین ماہ کا وقفہ ہو جاتا تھا وہ ہمیں ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے تھوڑے بہت پیسے دے دیتے تھے، خدا کا شکر ہے کہ منا ریلوے کا ایک بہت بڑا اسٹیشن تھا اور اب NIGER STATE کا Capital بھی ہے، یہاں بجلی اور پانی کی سہولت میسر تھی جبکہ بعض سیکنڈری سکول بعد میں ایسی جگہوں پر بھی شروع کئے گئے جہاں نہ بجلی تھی نہ صاف پانی اور دور دراز علاقوں میں مثال کے طور پر احمدیہ سیکنڈری سکول عمیشہ جہاں مکرم ملک خالد احمد زوفر صاحب پرنسپل تھے اور ہمارے وکیل وقف نو مکرم سید قمر سلیمان صاحب بطور ٹیچر تعینات تھے۔ اس کے علاوہ Onda اور آرا میں وہاں اور بھی بہت سی مشکلات تھیں لیکن خدا کے فضل سے سب واقفین ٹیچرز اور ڈاکٹرز نے بڑے ہی جوش و جذبہ کے ساتھ ہنسی خوشی وقت گزارا۔

ناصرالدین احمدیہ سیکنڈری سکول منا اور گوساؤ اور اس کے علاوہ وہ تمام سکولز اور کالجز کو گورنمنٹ نے یکم جنوری 1973ء سے Takeover کر لیا یہ خبر کرسچین مشنز کے سکولز اور فارن سٹاف کے لئے انتہائی پریشان کن تھی۔

میری آنکھوں کے سامنے آج بھی وہ نظارہ ہے کہ جب امیر صاحب سکولوں کے Takeover ہونے کے بعد منا تشریف لائے D.S ڈویژنل سیکرٹری منا جس کا رتبہ کمشنر کے برابر تھا، ان کے دفتر میں اخباری نمائندوں کے سامنے امیر صاحب نے جب No Compensation کا اعلان کیا تو D.S. اپنی کرسی سے اٹھا امیر صاحب کی کرسی کے سامنے زمین پر بیٹھ کر اپنا دایاں ہاتھ فضا میں لہرا کر اپنے روایتی انداز میں INKA-DA-DA کہہ کر امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اگلے روز جب خبر اخبارات میں چھپی تو کرسچین مشنریوں کے لئے بہت ہی زیادہ پریشانی کا موجب بنی اور گورنمنٹ نے جماعت احمدیہ کے اس جذبہ اور اعلان پر جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔

مکرم محمد یعقوب خاں صاحب اور ان کی اہلیہ کی تین ماہ بعد ٹرانسفر ہوگئی اور اس سکول کا نام گورنمنٹ نے N.D.Ahmadiyya Secondary School سے تبدیل کر کے Govt.Arabic Teachers College رکھ دیا، خاکسار بطور وائس پرنسپل اپنی اہلیہ کے ساتھ دسمبر 1975ء تک اس کالج میں کام کرتا رہا۔

خاکسار چیف آف منا الحاج احمدو بہاگو صاحب Ahmadu Bahagu کے ہمارے ساتھ اور جماعت کے ساتھ غیر معمولی تعاون پر ازحد ممنون ہے، وہ ہمارے سکول کے ہر فنکشن میں بڑی دلچسپی سے شریک ہوتے رہے۔ ہماری ہر ممکن مدد اور رہنمائی بھی کی، ہمارے امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا جب بھی تشریف لائے انہیں خیر سگالی کے جذبات کے ساتھ خوش آمدید کہا، پڑھے لکھے انسان تھے، جماعت احمدیہ سے نہ صرف متعارف تھے بلکہ ہمیشہ نیک جذبات کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

مکڑی۔ مفید کیڑا

مکڑیاں بہت مفید کیڑے ہوتے ہیں۔ یہ دوسرے کیڑوں کو کھا کر اپنا پیٹ پالتی ہیں اور کیڑوں کی تعداد کو قابو میں رکھنے میں مدد دیتی ہیں گویا یہ کیڑا، کیڑوں کی دنیا کا شیر ہے اور اپنے جسم سے بھی بڑے کیڑوں کا شکار کر کے اپنے قابو میں لے آتا ہے اور اس کام میں مکڑی کا جالا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک پوری سورۃ اس کے نام سے موسوم ہے۔ درج ذیل آیت اس ضمن میں غور طلب ہے۔

’’ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور دوست بنائے مکڑی کی طرح ہے اس نے بھی ایک گھر بنایا اور تمام گھروں میں۔ یقیناً مکڑی ہی کا گھر سب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ کاش وہ یہ جانتے‘‘۔

(العنکبوت:42)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نذر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 10/p ضلع رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں۔

چک 10/P خان پور ضلع رحیم یار خان کے دو بچوں طلحہ احمد ابن مکرم خالد احمد صاحب بعمر 8 سال اور ماہ نور بنت مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب بعمر 8 سال نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 15 جنوری 2013ء کو مقامی بیت الذکر میں دونوں بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ خاکسار نے مکرم محمد سلیم بھٹہ صاحب معلم وقف جدید کے ساتھ مل کر بچوں سے قرآن کریم کے بعض حصے سنے اور خاکسار نے دعا کروائی۔ دونوں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم محمد سلیم بھٹہ صاحب معلم وقف جدید چک 10/P کو نصیب ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا کرے اور قرآن کریم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم طاہر احمد آصف صاحب مربی سلسلہ شعبہ متخصصین تحریک جدید لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد نصیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد بھلر صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان مکرمہ رضیہ حمید صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب دارالنصر وسطی ربوہ کے ساتھ مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 20 دسمبر 2012ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ شادی کی تقریب مورخہ 30 دسمبر 2012ء کو جرمنی میں بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی اور 31 دسمبر 2012ء کو دعوت ولیمہ کی تقریب ڈار مسٹڈ جرمنی میں منعقد ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت کرے اور دونوں کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

جلسہ سیرت النبی ﷺ

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ادارہ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ کو مورخہ 7 فروری 2013ء کو سہ پہر چار بجے ایوان محمود بیسمنٹ کے ہال میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ساجد محمود بٹر صاحب مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد ادارہ دارالصناعۃ کے طالب علم توقیر دانش نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔ مکرم مہمان خصوصی نے آنحضرت ﷺ کی عبادات اور دعاؤں کے حوالے سے آپ ﷺ کی سیرت پر خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ سیرت النبی ﷺ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا ظفر احمد شاہد صاحب سیکرٹری مال باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم محمد شاہد ظفر صاحب اور بہو مکرمہ مسرت شاہد صاحبہ کو مورخہ 11 دسمبر 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے پیارے آقا نے ازراہ شفقت بچے کا نام ماھد ظفر عطا فرمایا ہے اور محض اللہ کے فضل و کرم سے اسے وقف نو میں بھی منظور فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رانا صالح محمد اعجاز صاحب اور مکرم چوہدری بوٹے خاں صاحب چک نمبر 285/E.B کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک بامراد وقف نو کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے والا، خاندان اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب اوسلو ناروے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم عبدالغفور خالد صاحب بعمر 41 سال دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ مختصر سی بیماری کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 11 فروری 2013ء کو بعد نماز ظہر مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم مبارک سہیل شرما صاحب مجلس صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مرحوم احمدیت اور خلافت کے عاشق تھے بزرگوں اور مہمانوں اور غرباء کی عزت اور خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ ناروے سے اس کے 5 بھائیوں ایک بہن اس کی اہلیہ اور ایک بیٹے کو ربوہ بروقت پہنچ کر اس کی تجہیز و تدفین میں شرکت کا موقعہ ملا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف پنجاب لاہور نے پرائیویٹ اور ریگولر امیدواران کیلئے بی کام کے داخلہ جات کا اعلان کیا ہے۔ بی کام پارٹ ون اور پارٹ ٹو کے امتحانات 12 جون 2013ء سے متوقع ہیں۔ ایسے طلباء جو یونیورسٹی آف پنجاب سے پرائیویٹ بی کام کا امتحان دینا چاہتے ہیں وہ اپنے داخلہ فارم بذریعہ ڈاک نارمل فیس 3,350 روپے کے ساتھ 11 مارچ 2013ء تک بھجوا سکتے ہیں۔ (نظارت تعلیم)

سالانہ علمی مقابلہ جات 2013ء

(زیراہتمام: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو اپنے 20 ویں سالانہ علمی مقابلہ جات مورخہ 9 اور 10 فروری 2013ء کو ایوان محمود میں منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس سلسلہ میں افتتاحی تقریب مورخہ 9 فروری کو صبح 10 بجے ایوان محمود میں ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کے ساتھ علمی مقابلہ جات کا افتتاح کیا۔ جس کے بعد علمی مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

نامساعد ملکی حالات کی وجہ سے ایک محدود دائرہ سے میں رہتے ہوئے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ چنانچہ اضلاع کو تجنید کے لحاظ سے تین گروپس میں تقسیم کر کے 4،8 اور 12 تک خدام بھجوانے کی اجازت دی گئی۔ ان مقابلہ جات میں 44 اضلاع کے 211 خدام نے شرکت کی۔ ان دو دنوں میں کل 15 مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن میں تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر اردو، تقریر انگریزی، تقریر اردو فی البدیہہ، تقریر انگریزی فی البدیہہ، مطالعہ قرآن، مطالعہ کتب، خطبات امام، پیغام رسانی، بیت بازی، دعوت الی الصلوٰۃ، مشاہدہ معائنہ، مرکزی امتحان کے مقابلہ جات، اضلاع کے درمیان جبکہ ایک مقالہ تقریر علاقہ جات کے مابین بھی ہوا۔

بیرون از ربوہ سے آنے والے تمام مہمان خدام کو احاطہ ایوان محمود اور دفاتر انصاراللہ مرکزیہ کے سرائے ناصر میں ٹھہرایا گیا۔ کھانے کا انتظام ایوان محمود کے لان میں اور نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ایوان محمود کے اندرون حصے میں کیا گیا جبکہ علمی مقابلہ جات ایوان محمود اور سیمینار ہال میں کروائے گئے۔

پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 10 فروری کو دوپہر 1 بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء تھے۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم سالک احمد صاحب ناظم اعلیٰ علمی مقابلہ جات نے رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں محترم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام میں انعامی شیلڈز تقسیم کیں اور پھر خدام سے اپنے خطاب میں دنیاوی علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دینی علم کے زیور سے آراستہ ہونے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ آخر پر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد تمام مہمانان اور شرکاء علمی مقابلہ جات کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

☆......☆............☆

تبدیلی پتہ

ادارہ دارالصناعۃ دارالعلوم وسطی سے تبدیل ہو کر پلاٹ نمبر 35/1 دارالفضل غربی (چونگی نمبر 3 سے 100 گز آگے) شفٹ ہو گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

موبائل نمبر: 0336-7064603

(ڈائریکٹر دارالصناعۃ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے کے پروگرام

21 فروری 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:05 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
2:00 am	تفسیر القرآن
2:30 am	حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں
3:00 am	خطبہ جمعہ
4:20 am	مصلح موعود
5:30 am	عالمی خبریں
5:45 am	تلاوت، الترتیل
6:30 am	حیات مصلح موعود
7:30 am	اے فضل عمر
7:55 am	لقاء مع العرب
8:40 am	فیتھ میٹرز
9:40 am	وقف جدید کا تعارف
10:00 am	تحریک جدید
10:15 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
11:00 am	تلاوت، درس، حدیث
11:30 pm	یسرنا القرآن
11:55 pm	پین افریقن ڈنر 2011ء
1:05 pm	سچائی کا نور
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت، درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	سچائی کا نور
6:55 pm	Shotter Shondhane
7:55 pm	آئینہ
8:25 pm	قرآن آرکیالوجی
9:05 pm	فارسی پروگرام
9:40 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	پین افریقن ڈنر

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ٹھنڈے ٹھنڈے موسم کی گرما گرم سیل
لبرٹی فیبرکس
0092- 47- 6213312
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ نزد (اقصیٰ چوک)

خبریں

نوجوان خون لگنے سے بڑھاپے کے اثرات کم

نوجوان خون لگانے سے بڑھاپے کے اثرات کم ہو جاتے ہیں۔ امریکہ کی سٹینفرڈ یونیورسٹی کے ماہر ساؤل ولیدا نے نیواورلینز میں جاری سوسائٹی برائے نیوروسائنسز کے اجلاس میں اپنی تحقیق پیش کی۔ اس تحقیق میں کہا گیا کہ اس نے نوجوان چوہوں کا خون بوڑھے ہوتے ہوئے چوہوں کو لگایا تو ان کا دماغ کسی حد تک بہتر طور پر کام کرنے لگا اور بڑھاپے کے اثرات کم ہو گئے۔ ان کا اندازہ ہے کہ انسانوں میں بھی اس کا اثر ایسا ہی ہوگا۔ ان کی تحقیق اگر درست ثابت ہوئی تو اس سے بڑھاپے میں پیدا ہونے والی الزائمر جیسی بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہو سکے گا۔

جرمنی میں ہوا کی طاقت سے چلنے والی کاریں

جرمنی کے سائنسدانوں نے ہوا کی طاقت سے چلنے والی کار تیار کر لی ہے۔ پن چکی اور پتنگ کی مدد سے چلنے والی اس کار نے 5 ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے ہوا کی طاقت سے چلنے والی پہلی کار کا تجربہ کامیاب بنا دیا ہے، اس کار کے انجن کو توانائی فراہم کرنے کیلئے ایسی پن چکی تیار کی گئی ہے، جسے سفر کے دوران ساتھ رکھتے ہوئے کہیں بھی نصب کر کے اس سے بجلی پیدا کر کے انجن چارج کیا جا سکتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ تیز ہواؤں والے علاقے میں اس کم وزن والی کار کے ساتھ پتنگ باندھ کر بھی سفر طے کیا جا سکتا ہے۔

☆..........☆..........☆

درخواست دعا

❁ مکرم منصور احمد صاحب امریکہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عبدالحمید صاحب ولد مکرم عبدالغفور صاحب دارالنصر وسطی ربوہ حال امریکہ کے دائیں پاؤں کی انگلیاں شوگر کی وجہ سے کاٹ دی گئی ہیں زخم ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم طارق محمود صاحب کارکن ناصر ہائر سیکنڈری سکول ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا جان مکرم منیر احمد صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ ایک سال سے فالج کی وجہ سے بولنا چھوڑ گئے ہیں اور بیمار رہتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے چچا جان کو صحت دے اور دوبارہ بولنے کی طاقت عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت ڈرائیور

❁ ادارہ الفضل کو ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب صدر صاحب محلہ/امیر صاحب ضلع کی وساطت سے درخواستیں مورخہ 18 فروری 2013ء تک دفتر روزنامہ الفضل میں ارسال کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

❁ خریداران الفضل سے درخواست ہے کہ الفضل اخبار کے چندہ کا چیک صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال کیا کریں۔ الفضل کے نام نہ بھجوایا کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

گرم ورائٹی پر ایسی زبردست سیل کہ سوچ ہے آپ کی
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-476212310

سیل ۔ سیل ۔ سیل
سیل پرائس =/200 روپے سے =/400 روپے
نیز بچگانہ سکول شوز صرف -/350 روپے
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ
فون: 6213835

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔فروری	
طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:56

برائے فروخت
XLI ماڈل 2011ء
CNG رنگ بلیک رجسٹرڈ اسلام آباد
نیز گاڑیوں اور پراپرٹی کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ کریں
رابطہ: 0333-9795338

طاہر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کا
اولاد بخش کورس
حکیم منور احمد عزیز
03346201283
عرصہ علاج تین ماہ خرچ =/3500 روپے

اٹھوال فیبرکس
سیل سیل سیل
گرم ورائٹی پرزبردست سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

داخلہ نرسری کلاسز 2013ء
الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی میں جونیئر وسینئر نرسری کلاسز میں داخلہ مورخہ 16 فروری سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
● جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2013ء تک اڑھائی سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر ساڑھے تین سے ساڑھے چار سال ہونی چاہئے ● داخلہ فارم مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف سے مفت دستیاب ہیں۔
● برتھ سرٹیفکیٹ یا ب فارم کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی کے بغیر داخلہ فارم وصول نہیں کیا جائے گا ● داخلہ فارم اور مزید معلومات کیلئے مین آفس الصادق اکیڈمی رابطہ کریں۔
نوٹ: ادارہ میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواست اور اسناد کی فوٹو کاپی کے ساتھ تشریف لائیں۔ انٹرویو ماہ فروری میں صرف بروز ہفتہ اور اتوار کو ہوا کریں گے۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6214434-6211637

FR-10

Educational Seminar تعلیمی سیمینار
کلاس 5th اور 8th کا امتحان دینے والے طلباء اور ان کے والدین کے نہایت اہم اور مفید ترین اجلاس الصادق بوائز سکول دارالصدر جنوبی عقب قومی مرکز بچت نزد مریم ہسپتال میں درج ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہو رہے ہیں جس میں آپ کے بچوں کے بہترین مستقبل اور عمدہ تربیت کی خاطر بچوں کی نفسیاتی، معاشرتی، دینی اور مذہبی حالت کے مختلف پہلوؤں کو زیر بحث لایا جائے گا اور انہیں معاشرہ کا بہترین شہری بنانے کیلئے مناسب راہنمائی کی جائے گی یہ تعلیمی سیمینار صرف پانچویں سے چھٹی جماعت اور آٹھویں سے نویں جماعت میں داخل ہونے والے طلباء اور ان کے والدین کیلئے ہے۔
پروگرام
6th میں داخل ہونے والے طلباء کیلئے 16 فروری 2013ء بروز ہفتہ بوقت 10:30 صبح
9th میں داخل ہونے والے طلباء کیلئے 23 فروری 2013ء بروز ہفتہ بوقت 10:30 صبح
اس اجلاس میں نامور ماہر تعلیم طلباء اور ان کے والدین کو بریفنگ دیں گے۔
اس نایاب موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، جو طلباء و والدین اس کردار سازی کے مشاورتی اجلاس میں شامل نہ ہو سکے تو وہ باہمی مشاورت کا بہترین موقع کھو دیں گے اس لئے اپنے اور اپنے نونہالوں کے بہترین مفاد کی خاطر ضرور شرکت کریں۔
پرنسپل الصادق اکیڈمی بوائز ربوہ فون: 047-6214399,0345-7593141